تحریر کردہ: محمد ثاقب رضا لوہار ولد محمد حنیف لوہار

جامعۃ المدینہ فیضانِ نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

گلی 5# "C" روڈ بہار کالونی لیاری کراچی

Whatsapp no: +923152298259

Scanned with CamScanner

جامعۃ المدینہ فیضانِ نورِ مصطفیٰ ﷺ

NAME: MUHAMMAD SAQIB RAZA ATTARI

F.NAME: MUHAMMAD HANIF

CLASS: 10th (DARJA SANIYA)

SUBJECT: شَرحِ مِئَۃ عَامِل

Scanned with CamScanner

ترجمہ الخطبہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، رحم والا ہے،

اللہ کا شکر ہے، اس کی عام نعمتوں اور خاص نعمتوں پر۔
اور درود ہو تمام نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور ان کے اولاد پر، تو جان لے کہ نحو میں عوامل
اس پر جس کو تعریف کیا ہے،
شیخ امام زمانے کے علماء میں افضل عبد القاہر بن
عبد الرحمٰن الجرجانی۔ سیراب کرے اللہ ان کی مٹی کو
اور جنت میں ان کا مقام بنا دے۔
سو (100) عامل ہیں لفظی اور معنوی، تو لفظی عوامل
ان سو (100) عوامل میں سے دو قسموں پر ہے ۱ سماعی 2 قیاسی،
تو عوامل میں سے سماعی عوامل 91 (اکانوے) ہیں اور قیاسی
عوامل ان میں سے 7 سات ہیں اور معنوی عوامل ان میں سے 2 دو
ہیں اور قسمیں بنتی ہیں سماعی عوامل کی ان میں سے 13 تیرہ قسمیں بنتی
ہیں۔

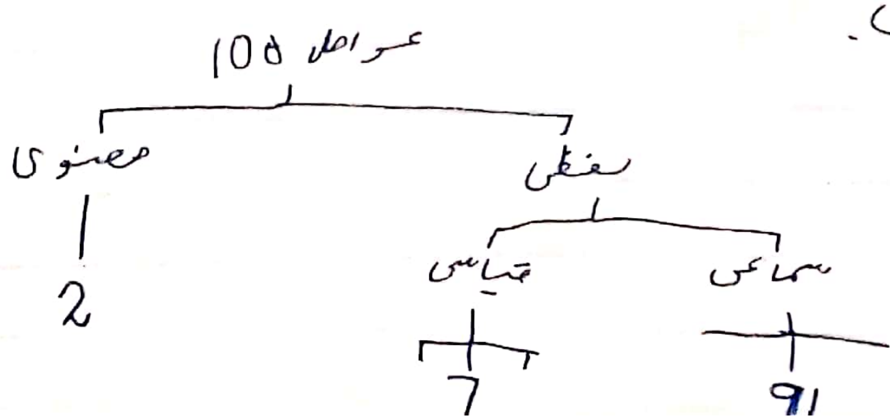

النوع الاوّل

پہلی نوع ان حروف کے بارے میں ہے جو حرف اسم کو جر دیتے ہیں اور یہ (17) سترہ حروف ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

① (الباء)

باء دس چیزوں کے لئے آتا ہے۔

1) "الصاق" کے لئے آتا ہے یعنی (ایک شئے کو دوسری شئے سے ملانا)۔ یا تو یہ حقیقی طور پر ہوگا جیسے: بِهٖ داءٌ {اس کے ساتھ بیماری ہے}۔ یا تو یہ مجازی طور پر ہوگا جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ {میرا گزرنا ملا ہوا تھا اس مکان سے جس سے زید...

2) "استعانت" کے لئے آتا ہے یعنی (مدد طلب کرنے کے لئے)
جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ میں نے لکھا قلم کی مدد سے

3) "تعلیل" کے لئے آتا ہے یعنی (وجہ بیان کرنے کے لئے)
جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ

4) "مصاحبت" کے لئے آتا ہے۔ یعنی (ساتھ ہونے کے لئے آتا ہے)
جیسے اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ میں نے گھوڑا خریدا اس کی زین کے...

5) "تعدیہ" کے لئے آتا ہے۔ یعنی (متعدی کرنے کے لئے آتا ہے۔)
جیسے ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ اللہ ان کے نور کو لے گیا، ذَھَبَ بِزَیْدٍ میں لے گیا زید کو

Scanned with CamScanner

6) "مقابلہ" کے لئے آتا ہے (یعنی مقابلہ کے لئے آتا ہے)
جیسے اِشتَرَيتُ العَبدَ بِالفَرَسِ میں نے غلام کو خریدا گھوڑے کے بدلے

7) "قسم" کے لئے آتا ہے۔ (یعنی قسم کے لئے آتا ہے)
جیسے : بِاللہِ لَأَفعَلَنَّ کَذَا اللہ کی قسم میں ضرور اس طرح کرونگا۔

8) "استعطاف" کے لئے آتا ہے۔ یعنی (نرمی طلب کرنے کے لئے آتا ہے)
جیسے اِرحَم بِزَيدٍ زید پر رحم کر۔

9) "ظرفیت" کے لئے آتا ہے۔
جیسے زَيدٌ بِالبَلَدِ زید شہر میں ہے۔)

10) "زیادت" کے لئے آتا ہے یعنی (زائد زائد بھی ہوتا ہے۔)
جیسے لَا تُلقُوا بِأَيدِيكُم إِلَى التَّهلُكَةِ نہ پکڑو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں

(لام) ②

لام پانچ چیزوں کے لئے آتا ہے۔

1) اختصاص کرنے کے لئے آتا ہے یعنی خاص کرنے کے لئے آتا ہے۔
جیسے : اَلجُلُّ لِلفَرَسِ جھول (تھانے قاتھیل) گوڑے کے لئے ہے۔

2) زیادت کے لئے آتا ہے یعنی زائد ہوتا ہے۔
جیسے رَدِفَ لَکُم تمہارے پیچھے

Scanned with CamScanner

3) تعلیل کے لئے آتا ہے یعنی وجہ بیان کرنے کے لئے
جیسے جئتک لِاُکرِامِكَ میں تمہارے پاس آیا ہوں تمہاری تعظیم کے لئے

4) والقسم کے لئے آتا ہے یعنی قسم کے لئے آتا ہے۔
جیسے : لِلّٰهِ لَا یُؤَخَّرُ الأَجَلُ اللہ کی قسم موت مؤخر نہیں ہو گی۔

5) معاقبۃ کے لئے آتا ہے یعنی انجام بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔
جیسے تَلزَمُ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَۃِ شر کو بد بختی لازم ہے۔

3) مِن

من چار چیزوں کے لئے آتا ہے

1) ابتداء غایت کے لئے آتا ہے جیسے سرتُ من البصرۃ الی الکوفۃ
میں نے بصرہ سے کوفہ کی طرف سیر کی

2) بعضیت کے لئے آتا ہے یعنی بعض کے لئے آتا ہے۔
جیسے : اخذتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ (میں نے بعض دارہم خریدے)

3) وضاحت کے لئے آتا ہے۔
جیسے : فَاجتَنِبُو الرِّجسَ مِنَ الاوثَانِ (گندگی جو ہے وہ بت ہیں)

4) زائد کے لئے آتا ہے۔
جیسے ، یغفر لکم من ذنوبکم

4) الیٰ

الیٰ دو معنوں میں آتا ہے۔

مکان میں غایت کی انتہاء کے لئے آتا ہے۔

جیسے: سرت من البصرہ الی الکوفہ (میں نے بصرہ سے کوفہ تک سفر کیا)

"مصاحبت" کے لیے آتا ہے

جیسے: اللہ کا فرمان ولا تأکلوا اموالھم الی اموالکم (اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ نہ کھاؤ)

نوٹ:

کبھی کبھار جو الیٰ کے بعد ہوتا ہے وہ الیٰ کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے، جبکہ الیٰ کے بعد جو وہ ماقبل کی جنس سے ہو۔

جیسے: فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق۔
(تو دھو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت)

اور کبھی کبھار جو الیٰ کے بعد ہوتا ہے وہ الیٰ کے ماقبل کے حکم میں داخل نہیں ہوتا جبکہ جو الیٰ کے بعد ہے وہ ماقبل کی جنس سے نہ ہو:

جیسے: ثم أتمّوا الصّيامَ إلى اللّيلِ
(پھر روزوں کو رات تک مکمل کرو)

5) حتیٰ

حتیٰ دو معنوں کے لئے آتا ہے۔

زمانے میں غایت کی انتہاء کے لئے آتا ہے۔

جیسے: نمتُ البارحةَ حتی الصّباحِ (میں رات کو سویا صبح تک)

مصاحبت کے لئے آتا ہے

جیسے قرأتُ وِردِی حتی الدعاء (میں نے اپنے وظائف پڑھے دعا کے ساتھ)

Scanned with CamScanner

جو حتیٰ کے بعد ہوتا ہے وہ کبھی کبھار حتیٰ سے پہلے والے حکم میں داخل ہوتا ہے۔
جیسے، اکلتُ السمکۃَ حتیٰ رَاسِھا (میں نے کھائی مچھلی یہاں تک کہ اس کا سر)
اور کبھی کبھا حتیٰ اپنے سے پہلے والے کے کلام میں داخل نہیں ہوتا۔
جیسے اکلتُ السمکۃَ حتیٰ راسِھا
حتیٰ حرف اسم ظاہر کے ساتھ آتا ہے بخلاف اِلیٰ کے تو حتّاہٗ نہیں کہا جاسکتا اور الیہ کہا جاسکتا ہے۔

6) علیٰ

علیٰ تین معنوں میں آتا ہے۔
استعلاء (بلندی چاہنے) کے لئے آتا ہے:
جیسے: زیدٌ علی السَّطحِ (زید چھت پر ہے) اور علیہ دَیْنٌ (اس پر قرض)
کبھی کبھار علیٰ (باء) کے معنی میں آتا ہے۔
جیسے مَرَرتُ عَلَیہِ بہ مَرَرتُ بِہٖ کے معنی میں ہے۔
اور کبھی کبھار (فی) کے معنی میں آتا ہے۔
جیسے اِن کنتُم علیٰ سَفَرٍ (اگر تم سفر میں ہو) فی سَفَرٍ۔

7) عن

عن ایک معنی میں آتا ہے۔
دوری بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔
جیسے: رَمَیتُ السَّھمَ عَنِ القَوسِ

Scanned with CamScanner

8) فی

فی دو معنوں میں آتا ہے۔

1) ظرفیت کے لئے آتا ہے:
جیسے: المال في الكيس (مال تھیلی میں ہے)

2) استعلاء کے لئے آتا ہے۔
جیسے: ولا صلبنكم في جذوع النخل (میں ضرور تمہیں کھجور کے درخت کے تنوں پر سولی دوں گا)

9) کاف

کاف ~~ایک~~ دو معنی پر آتا ہے۔

1. تشبیہ کے لئے آتا ہے:
جیسے: زيدٌ كالأسدِ (زید شیر کی طرح ہے)
کبھی کبھار زاید ہوتا ہے۔
جیسے لیس کمثلہ شیءٌ (اس کی مثل کوئی شے نہیں)

10، 11) مذ، منذ

مذ، منذ دو معنوں پہ آتا ہے۔

1) زمانہ ماضی غایت کی ابتداء کے لئے آتا ہے۔
جیسے ما رأيتهُ مذ يومِ الجمعةِ او منذ يومِ الجمعةِ
(میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) یعنی میرے دیکھنے کی ابتداء وہ جمعہ کے دن سے اب تک ہے

2) کبھی کبھار یہ دونوں پوری مدت کے معنی میں ہوتے ہیں۔
جیسے ما رأيتهُ مذ يومين او منذ يومين
(میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا) یعنی: میرے اسے نہ دیکھنے کی مدت وہ پورے دو دن ہے۔

Scanned with CamScanner

12) رُبَّ

یہ دو معنوں میں آتا ہے۔

تقلیل (قلت) کے لئے آتا ہے۔ اور اس کا مجرور نکرہ موصوفہ ہوتا ہے اور اس کا متعلق فعل ماضی ہی ہوتا ہے۔

جیسے: رُبَّ رجلٍ کریمٍ لقیتُہ (بہت کم سخی مرد ایسے ہیں جن سے ملا ہوں)

کبھی کبھار یہ ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے اور اس ضمیر کی تمییز نکرہ موصوفہ ہوتی ہے۔

جیسے: رُبَّہٗ رَجُلاً جَوّاداً لقیتہٗ۔

13) واوٗ

یہ دو معنوں میں آتا ہے۔

قسم کے لئے آتا ہے اور یہ صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے ضمیر پر نہیں ہوتا

جیسے: واللہ لاشربن اللبن (اللہ کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا)

کبھی کبھار یہ رُبَّ کے معنی میں ہوتا ہے۔

جیسے: وَ عالمٍ یعمل بعلمہ (بہت کم عالم ایسے ہیں جو علم پر عمل کرتے ہیں)

14) تاء:

یہ ایک معنی میں آتا ہے۔

قسم کیلئے آتا ہے اور یہ صرف اسم جلالت پر داخل ہوتا ہے۔

جیسے: تاللہ لاضربن زیداً (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

Scanned with CamScanner

قسم اور جواب قسم:

جان لیجئے کہ ہر قسم کا جواب قسم ہوتا ہے۔ تو اگر جواب قسم "جملہ اسمیہ" ہے اور مثبت ہے تو

۱۔ ضروری ہے کہ وہ جملہ (اِنَّ یا لام) ابتداء سے شروع ہوتا ہے۔

جیسے: واللہ اِنَّ زیداً قائم ، واللہ لزید قائم (اللہ کی قسم زید کھڑا ہے)

اور اگر وہ جملہ منفیہ ہو تو وہ (ما، لا، یا ان) ابتداء سے شروع ہو گا۔

جیسے: واللہ ما زید قائم ، واللہ لا زیدٌ فی الدار ولا عمرٌو ، واللہ ان زید قائمٌ

۲۔ اگر جوابِ قسم "جملہ فعلیہ" ہے اور مثبت ہے تو تو وہ (لام اور قد) یا حرف (لام) کے ساتھ شروع ہو گا۔

جیسے: واللہ لقد قام زیدٌ ، واللہ لافعلنَّ کذا۔

۳۔ اور اگر جملہ فعلیہ منفیہ ہو اور "فعل ماضی" ہو تو ما سے شروع ہو گا۔ جیسے واللہ ما قام زید۔

۴۔ اور اگر "فعل مضارع" ہو تو (ما، لا یا لن) سے شروع ہو گا۔

جیسے: واللہ ما افعلنَّ کذا ، کبھی کبھار جواب قسم محذوف ہوتا ہے جبکہ قسم سے پہلے ایسا جملہ ہو جو جواب قسم بن سکتا ہو،

جیسے زید عالم واللہ (یعنی) واللہ اِنَّ زیدً عالمٌ۔

Scanned with CamScanner

جوابِ قسم کی صورتیں

- جملہ اسمیہ
  - مثبتہ: اِنَّ اور لامِ ابتداء سے شروع ہوتا ہے
  - منفیہ: ما، لا اور اِن سے شروع ہوتا ہے۔
- جملہ فعلیہ
  - مثبتہ: لام اور قد دونوں کے ساتھ یا صرف لام کے ساتھ شروع ہوگا۔
  - منفیہ
    - فعل ماضی: ما کے ساتھ شروع ہوگا
    - فعل مضارع: ما، لا یا اِن سے شروع ہوگا

15) حاشا 16) خلا 17) عدا

ان تینوں میں سے ہر ایک استثناء کے لئے آتا ہے ۔

جیسے جاءنی القوم حاشا زید و خلا زید و عدا زید ۔

بعض نحویوں نے کہا ہے کہ ان تینوں کے بعد جو اسم واقع ہوتا ہے وہ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور اس صورت میں یہ الفاظ فعل ہوں گے اور ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتا ہے

جیسے: جاءنی القوم حاشا زیدًا و عدا زیدًا و خلا زیدًا ، اور جب خلا اور عدا ما کے بعد واقع ہوں گے ۔ جیسے ما خلا زیدًا، ما عدا زیدًا یا کلام کے شروع میں واقع ہو۔ جیسے خلا البیت زیدًا اور عدا القوم زیدًا تو ان دونوں صورتوں میں یہ فعل ہونے کے لئے متعین ہو جائے گا ۔

النوع الثاني

دوسری نوع حروفِ مشبہ بالفعل کے بارے میں ہے،
یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ یہ حروف چھ ہیں۔

1) **إِنَّ** 2) **أَنَّ** : یہ دونوں جملہ اسمیہ کے مضمون کی تحقیق کے لئے آتے ہیں۔
جیسے: إِنَّ زَیدًا قَائِمٌ اور بَلَغَنِیْ أَنَّ زَیدًا مُنطَلِقٌ۔

3) **كَأَنَّ** : یہ تشبیہ کے لئے آتا ہیں۔
جیسے: كَأَنَّ زَیدًا أَسَدٌ۔

4) **لٰكِنَّ** : یہ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی پیچھے کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرتا ہے۔
جیسے: زَیدٌ حَاضِرٌ لٰكِنَّ بَكرًا غَائِبٌ۔

5) **لَیتَ** : یہ تمنی کے لیے آتا ہے۔
جیسے: لَیتَ زَیدًا قَائِمٌ۔

6) **لَعَلَّ** : یہ ترجی کے لئے آتا ہے۔
جیسے: لَعَلَّ السُّلطَانَ یُکرِمُنِیْ۔

تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی ممکن اور ناممکن دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: لَیتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ اور ترجی صرف ممکن میں آتا ہے۔ حروف مشبہ بالفعل میں کبھی کبھار ما کافہ داخل ہوتا ہے جو ان کو عمل سے روک دیتا ہے
جیسے: إِنَّمَا زَیدٌ قَائِمٌ

النوع الثالث

تیسری نوع ما اور لا کے بارے میں ہے جو لَیْسَ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور یہ نفی اور مبتدا اور خبر پر داخل ہونے کے معاملے میں،
مَا یہ نکرہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔
جیسے: مَا زَیدٌ قَائِمًا۔
اور لا صرف نکرہ پر عمل کرتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلٌ ظَرِیفًا

النوع الرابع

چھوتھی نوع ان حروف کے بارے میں ہے جو صرف اسم کو نصب دیتے ہیں۔ یہ سات ہیں۔

1. واؤ جو مع کے معنی میں ہو۔ جیسے: استوی الماءُ وَ الخَشَبةَ۔
2. اِلَّا یہ استثناء کے لئے ہے۔ جیسے: جاءنی القوم اِلَّا زَیدًا۔
3. یَا یہ قریب اور دور کی نداء کے لیے آتا ہے۔
4. 5. اَیَا، هَیَا یہ دونوں دور کی نداء کے لیے آتے ہیں۔
6. 7. اَیْ، همزہ مفتوحہ یہ دونوں قریب کی نداء کے لیے آتے ہیں یہ پانچوں حروف اپنے اس اسم کو نصب دیتے ہیں اور جو دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں۔

جیسے: یا عبد اللہ۔ اگر ان کا اسم مضاف نہ ہو تو پھر رفع دیتے ہیں۔
جیسے: یَا زَیدُ

النوع الخامس

پانچویں نوع ان حروف کے بارے میں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں اور یہ چار حروف ہیں:

اَنْ: یہ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔
جیسے: اسلمت ان دخلت الجنّة۔

لَنْ: یہ مستقبل کی نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔
جیسے: لَنْ ترانیْ۔ اس کی اصل "لا اَن" ہے۔ خلیل نحوی کے نزدیک تخفیفاً ہمزہ کو حذف کیا تو "لان" ہو گیا پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کیا تو لَنْ رہ گیا۔

کَيْ: یہ سبب کے لئے آتا ہے یعنی جو کَيْ سے پہلے وہ سبب ہوتا ہے۔ کَیْ کے بعد والے کے لئے۔
جیسے: اسلمتُ کَيْ ادخلِ الجنة اور حرف مضارع پر داخل ہوتا ہے
جیسے: اسلمت

اِذن: اذن جواب و جزاء کے لئے آتا ہے اور زمانہ مستقبل کے لیے آتا ہے اور حرف مضارع پر داخل ہوتا ہے
جیسے: اسلمتُ کے جواب میں کوئی کہے۔ اذن تدخُلَ الجنة

Scanned with CamScanner

ھدایۃ النحو

مقدمہ: نحو کی تعریف:

تعریف: نحو ایسے اصولوں کا جاننا ہے جس اصولوں کے ذریعے تین کلمات کے آخر کے احوال کو معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے جانا جاتا ہے اور بعض کلمات کو بعض کے ساتھ ملانے کے طریقے کو جانا جاتا ہے۔

غرض: نحو کی غرض ذھنی عربی کلام میں لفظی غلطی سے بچنا۔

موضوع: نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

کلمہ کی تعریف:

وہ لفظ جو مفرد معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو اور کلمہ تین اقسام پر منحصر ہوتا ہے۔ اسم، فعل اور حرف۔

کلمہ کی وجہ حصر:

اسم فعل اور حرف

کلمہ خود اپنے معنی پر دلالت کرے گا یا نہیں کرے گا۔ اگر نہیں کرے گا تو وہ حرف ہے۔ اور اگر دلالت کرے گا تو تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ ملا ہوا ہوگا تو فعل اور اگر زمانہ نہ ملا ہوا ہو تو وہ اسم ہوگا۔

Scanned with CamScanner

اسم کی تعریف:

وہ کلمہ جو خود اپنے معنی پر دلالت کرے
اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ ملا ہوا نہ ہو۔

اسم کی علامات:

1) اس کے بارے میں خبر دینا درست ہو: جیسے: زیدٌ قائمٌ
2) مضاف ہونا۔ جیسے: غلامُ زیدٍ (زید کا غلام)
3) الف اور لام کا داخل ہونا۔ جیسے: الرَّجُلُ
4) جر کا ہونا۔ 5) تنوین کا ہونا۔ جیسے: بِزَیدٍ
6) تثنیہ 7) جمع 8) نعت (صفت) 9) تصغیر
10) نداء ہونا۔ یہ سب اسم کے خواص ہیں۔

اسم کے بارے میں خبر دینا درست ہو۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ محکوم علیہ ہوتا ہے کیونکہ وہ فاعل، مفعول اور مبتداء ہوتا ہے۔

اسم کی وجہ تسمیہ:

اسم بنا ہے سُمُوٌّ سے، کیونکہ یہ اپنی دونوں قسموں پر بلند ہوتا ہے۔
یہ وَسمٌ سے نہیں بنا کہ یہ نشانی ہے اپنے معنی پر۔

Scanned with CamScanner

فعل کی تعریف:

وہ کلمہ جو اپنے معنیٰ پر خود ایسی دلالت کرے کہ وہ معنی کسی زمانے کے ساتھ ہو۔

فعل کی علامات:

1) اس کے ذریعے خبر دینا درست ہو نہ کہ اس کے بارے میں
2) قد 3) سین 4) سوف 5) جزم کا داخل ہونا۔
6) گردان کا ہونا ماضی یا مضارع کی طرف۔
7) امر اور 8) نہی کا ہونا۔
9) ضمیر بارز مرفوع کا ملا ہوا ہونا۔ جیسے: ضَرَبْتُ۔
10) تاء تانیث ساکنہ کا ہونا جیسے: ضَرَبَتْ۔
11) تاکید کے دو نونوں میں سے کسی کا ہونا۔

فعل کی وجہ تسمیہ:

اصل میں یہ اسی کا نام ہے اور وہ مصدر ہے کیونکہ حقیقی طور پر مصدر ہی فاعل کا فعل ہوتا ہے۔

حرف کی تعریف:

وہ کلمہ جو خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ کسی اور کے معنی پر دلالت کرے۔
جیسے: مِنْ کیونکہ اس کا معنی ہے ابتداء اور یہ خود اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتا جب تک اس کے بعد کوئی ایسی چیز نہ آئے جس سے ابتداء ہو۔ جیسے سِرْتُ مِنَ البَصْرَۃِ۔

حرف کی علامات:

نہ اس کے بارے میں خبر دینا درست ہو، نہ اس کے ذریعے اور یہ اسم اور فعل کی علامات کو قبول نہیں کرتا۔

حرف کے فوائد:

عربی کلام میں حرف کے بہت سے فوائد ہیں۔
جیسے: دو اسموں کو ملانا مثلاً: زیدٌ فِی الدَّارِ دو فعلوں کو ملانا مثلاً: أُرِیدُ أَنْ تَضْرِبَ اسم اور فعل کو ملانا۔ مثلاً: ضَرَبْتُ بِالخَشَبَۃِ۔ دو جملوں کو ملانا۔ اِنْ جَاءَنِیْ زیدٌ اکرمتُہٗ وغیرہ

حرف کی وجہ تسمیہ:

حرف کے معنی ہے کنارہ کیونکہ حرف کلام میں ذاتی طور مقصود نہیں ہوتا گویا کہ یہ کنارے پر ہوتا ہے۔

کلام کی تعریف:
وہ لفظ جو اسناد کے ساتھ دو کلموں کو شامل کرے۔

اسناد کی تعریف:
ایک کلمہ کی نسبت دوسرے کلمہ کی طرف اس طرح ہونا کہ وہ نسبت مخاطب کو مکمل فائدہ دے جس پر سکوت درست ہو۔
جیسے : زَیدٌ قَائِمٌ ۔

جملے کی اقسام:
1. جملہ اسمیہ
2. جملہ فعلیہ

جملے کے اجزاء:
1. دو اسم
2. ایک اسم ، ایک فعل کیونکہ مسند اور مسند الیہ ان دو قسموں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

★ **اعتراض:** یَا زَیدُ میں تو ایک اسم اور ایک حرف ہے اور جملہ پایا جاتا ہے۔

جواب: "یا" حرف ندا ، اُدعُو یا اَطلُبُ کے قائم مقام ہے۔ تو فعل اور اسم جمع ہو رہے ہیں تو کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner

فصل ۶۰

اسم معرب کی تعریف:

وہ اسم جس کو کسی کے ساتھ مرکب نہ کیا گیا ہو۔ اور وہ مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

جیسے: زَیدٌ معرب ہو گا۔ قَامَ زَیدٌ کی مثال ہیں۔

اور اکیلا زَیدٌ معرب نہیں کسی اور کے ساتھ مرکب نہ ہونے کی وجہ

مبنی الاصل:

یہ تین چیزیں ہوتی ہیں

1) فعل ماضی 2) امر حاضر معروف 3) تمام حروف

اسم معرب کا حکم:

اس کا آخر عامل کے بدلنے سے لفظی یا تقدیری طور پر بدل جائے گا۔

لفظی کی مثال: جَاءَ زَیدٌ ، رَاَیتُ زَیدًا ، ضَرَبتُ بِزَیدٍ۔

تقدیری کی مثال: جَاءَ موسیٰ ، رَاَیتُ موسیٰ ، ضَرَبتُ بِموسیٰ۔

اعراب کی تعریف:

جس کے ذریعے معرب کا آخر بدلتا ہے۔

عامل کی تعریف:

جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے۔

محل اعراب:

یہ اسم کا آخری حرف ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اسم معرب کی اقسام:

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں ① منصرف ② غیر منصرف

① منصرف کی تعریف:

منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے نہ دو اسباب پائے جائیں اور نہ ہی ان میں سے ایک ایسا پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے: زیدٌ
اسم منصرف کو اسم متمکن بھی کہا جاتا ہے

منصرف کا حکم:

منصرف کا حکم یہ ہے کہ تنوین سمیت تینوں حرکتیں اس پر آسکتی ہیں۔
جیسے: جَآءَنِی زَیدٌ ، رَأَیتُ زیدًا ، مَرَرْتُ بِزَیدٍ۔

② غیر منصرف:

غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو اسباب پائے جائیں یا ایک ایسا پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے، اَحْمَدُ

غیر منصرف کا حکم:

اسم غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہو سکتے اور حالت نصب اور جر میں فتحہ آئے گا۔
(یعنی جر کی جگہ میں ہمیشہ مفتوح ہو گا)
جیسے: جَآءَنِی اَحمدُ ، رَأَیتُ اَحمدَ ، مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ۔

Scanned with CamScanner

اسباب منع صرف

اسباب منع صرف (۹) نو ہیں

۱ عدل	2 وصف	3 تانیث
۴ معرفہ	5 عجمہ	6 جمع
۷ ترکیب	8 ان زائدتان	۹ وزنِ فعل

Scanned with CamScanner